40512- عورت نے عمرہ کا احرام باندھا لیکن بعد میں عمرہ نہ کرنے کی نیت کرلی تواس پر کیا واجب ہوگا؟

سوال

میں طائف میں تھی اور کچھ ایام مکہ گزارنے کا فیصلہ کیا لھذا مقررہ دن میں نے عمرہ کا احرام باندھنے کا سوچا اور فعلا غسل کرکے تلبیہ بھی کہا (لبیک اللھم بعمرۃ لبیک اللھم لبیک) اور پھر سفر کرنے سے قبل مجھے ایک ضرورت پیش آئی جس کی بنا پر میں نے عمرہ کرنے کا ارادہ ملتوی کردیا ۔

اوراس لیے کہ میں عورت ہوں اوراحرام کے وقت میری حالت کوئی زیادہ تبدیل نہیں ہوئی اس وجہ سے میں یہ بھول گئی کہ میں نے توتلبیہ بھی کہہ لیا تھا لھذا میں مکہ گئی اور عمرہ نہ کیا اوروہاں کچھ ایام بسر کرنے کے بعد ایک دن کے لیے طائف واپس آگئی اوروہاں سے عمرے کا احرام باندھا اورمکہ جاکر عمرہ ادا کیا ۔

(لیکن مجھے یہ یاد ہی نہیں رہا کہ میں توپہلی بار عمرہ کا تلبیہ کہہ چکی تھی بلکہ جب میں دوسری بارمیقات پر عمرہ کا احرام باندھنے لگی تومجھے یاد آیا کہ پہلے بھی میں نے عمرہ کا تبلیہ کہا تھا) تواس بارہ میں مجھ پر کیا لازم آتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمدللہ

جوکوئی بھی حج یا عمرہ کا احرام باندھ لے
اور تلبیہ کہہ لے اس پروہ حج اور عمرہ مکمل کرنا واجب ہوجاتا ہے چاہے وہ حج اور عمرہ
نفلی ہی کیوں نہ ہوں کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اوراللہ تعالی کے لیے حج اور عمرہ مکمل کرو}. ۔

اورجس نے بھی احرام کی نیت کرلی اور بغیر کسی شرعی عذر کے حج یا عمرہ مکمل نہ کیا
وہ ایک ممنوعہ کام کا مرتکب ہوا ہے ۔

مستقل فتوی کمیٹی (اللجنۃ الدائمۃ) کے علماء کا کہنا ہے :

جب کسی نے احرام کی چادریں پہن لیں لیکن حج یا عمرہ کی نیت نہیں کی اور تلبیہ
نہیں کہا اسے اختیار ہے چاہے تووہ حج یا عمرہ کی نیت کرلے اوراگرچاہے تواسے منسوخ
کردے ، اوراگروہ فریضہ حج یا فرضی عمرہ ادا کرچکا ہے تواس پر کوئی حرج نہیں ، لیکن
اگراس نے حج یا عمرہ کی نیت کرلی اور تلبیہ کہہ لیا ہوتوپھر اسے فسخ کرنے کا حق نہیں

رہتا بلکہ اس نے جس چیز کا بھی احرام باندھا ہے اسے شرعی طریقہ پر مکمل کرنا واجب ہوگا ۔

کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اور اللہ تعالی کے لیے حج اور عمرہ مکمل کرو}. ۔

اور اس طرح آپ کے لیے یہ واضح ہوجاتا ہے کہ :

جب مسلمان شخص نیت کرکے حج یا عمرہ کے احرام میں داخل ہوجائے تو اسے ختم کرنے کا حق نہیں بلکہ جس چیز کو شروع کرچکا ہے اسے مندرجہ بالا آیت کی بنا پر مکمل کرنا واجب ہے ، لیکن اگر اس نے احرام باندھتے وقت شرط لگائی ہو اور اسے کوئی مانع پیش آجائے جس کا اسے خدشہ تھا تو پھر وہ احرام سے حلال ہوسکتا ہے ۔

کیونکہ جب ضباعۃ بنت زبیر رضی اللہ تعالی عنہ نے جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں حج کرنا چاہتی ہوں لیکن بیمار ہوں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا :

تم حج کا احرام باندھ لو اور یہ شرط رکھو کہ جہاں میں روک دی جاؤں وہیں میرے حلال ہونے کی جگہ ہے ۔ اسے امام بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے ۔

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (11/166-167) ۔

تو اس بنا پر آپ نے جو عمرہ ادا کیا ہے وہ اس عمرہ کے بدلے میں ہوگا جس کا احرام آپ نے پہلی بار باندھا تھا ۔

اور آپ نے جو کچھ ان ایام میں احرام کے ممنوعہ کام کیے ہیں وہ معاف ہیں کیونکہ ظاہر یہ ہوتا ہے کہ آپ کو یہ علم نہیں کہ عمرہ کی نیت کرنے کے بعد اسے فسخ کرنا حرام ہے ۔

اور سوال نمبر (36522) کے جواب میں یہ بیان ہوچکا ہے کہ جس نے بھی جہالت کی بنا پر یا بھول کر احرام کے ممنوعہ کام میں سے کوئی عمل کرلیا تو اس کے ذمہ کچھ بھی لازم نہیں آتا ۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے ایسی عورت کے بارہ میں سوال کیا گیا جس نے عمرہ کا احرام باندھا اور پھر اسے فسخ کردیا اور کچھ ایام بعد دوسرا عمرہ ادا کیا تو کیا

اس کا یہ عمل صحیح ہے ؟ اوراس نے جواحرام کے ممنوعہ کام کیے اس کا کیا حکم ہوگا ؟

توشیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

اس کا یہ عمل صحیح نہیں ، کیونکہ جب انسان عمرہ یا حج میں داخل ہوجائے تو اس پر کسی شرعی سبب کے بغیر فسخ کرنا حرام ہے ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اور تم اللہ تعالی کے لیے حج اور عمرہ مکمل کرو، اوراگر تم روک دیے جاؤ توجو قربانی میسر ہو فدیہ دو}. ۔

تواس عورت پرلازم ہے کہ وہ اپنے کیے پراللہ تعالی سے توبہ واستغفار کرے ، اوراس کا عمرہ صحیح ہے اگرچہ اس نے عمرہ فسخ کردیا تھا لیکن عمرہ فسخ نہیں ہوتا ، بلکہ یہ حج کے خصائص میں سے ہے ، اورحج کے عجیب وغریب خصائص ہیں جوکسی دوسری چيز میں نہیں پائے جاتے ، لھذا جب حج کو باطل اورترک کرنے کی نیت کریں تووہ باطل نہیں ہوتا ، لیکن جب آپ دوسری عبادات کوچھوڑنے کی نیت کریں تووہ باطل ہوجاتی ہیں ۔

لھذا اگر کوئی روزے دار شخص روزہ چھوڑنے کی نیت کرتا ہے تواس کا روزہ باطل ہوجاتا ہے ، اوراگر کوئی شخص وضوء کے درمیان وضوء باطل کرنے کی نیت کرتا ہے تواس کا وضوء باطل ہوجائے گا ۔

اوراگر کوئی عمرہ ادا کرنے والا شخص عمرہ کی نیت کرنے کے بعد عمرہ باطل کرنے کی نیت کرتا ہے تووہ باطل نہیں ہوتا ، یا پھر کوئی شخص حج شروع کرنے کے بعد حج کو باطل کرنے کی نیت کرلے تواس کا حج باطل نہیں ہوگا ۔

اسی لیے علماء کرام کا کہنا ہے کہ : نسک (حج اور عمرہ) چھوڑنے سے نہیں چھوٹتا ۔

تواس بنا پر ہم یہ کہیں گے کہ : اس عورت نے جب احرام کی نیت کرلی تھی توعمرہ مکمل کرنے تک یہ احرام کی حالت میں ہی تھی ، اوراس کا نیت کوفسخ کرنا مؤثر نہیں ہوگا ، بلکہ وہ اپنی نیت پر ہی باقی رہے گی ۔

اورجواب کا خلاصہ یہ ہے کہ :

عورت کے بارہ میں ہم یہ کہیں گے : اس کا عمرہ صحیح ہے ، اوراسے چاہیے کہ وہ آئندہ احرام کوچھوڑنے والاکام دوبارہ نہ کرے ، کیونکہ اگراس نے احرام کوچھوڑا تووہ اس سے خلاصی نہیں پاسکے گی ۔

اوراس نے جواحرام کے ممنوعہ کام کاارتکاب کیا ہے مثلا ہم فرض کرتے ہیں کہ اس کے خاوند نے اس سے مجامعت کرلی توحج یا عمرہ میں جماع کرنا سب سے بڑی ممنوعہ چیز ہے ، اوراس عورت کے ذمہ کچھ لازم نہیں آئے گا کیونکہ وہ اس سے جاھل تھی ، اورجہالت کی بنا پریا بھول کریا جس پرجبرکیا گیا ہواس کا کسی ممنوعہ چیز کاارتکاب کرنے والے شخص پرکچھ لازم نہیں آتا ۔

دیکھیں : مجموع فتاوی ابن عثیمین (351/21) اختصار کے ساتھ نقل کیا گیا ہے ۔

واللہ اعلم .